HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

یہود کی روزمرہ عبادت: تحقیقی جائزہ

JEWISH DAILY WORSHIP: A RESEARCH REVIEW

[*]Dr. Qutab Nisar, [**] Dr. Shamsul Arifeen, [***]Dr. Abdul Rashid Qadri

*Ph.D. in Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.
**Associate Professor Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.
***Associate Professor Department of Islamic Studies, The University of Lahore, Lahore.

ABSTRACT

God has created human beings for His worship because worship teaches a man obedience and infuses in him the spirit of morality. It also creates purity and cleanliness in his nature. As a result, God is pleased and blesses him with rewards and places him in proximity. This thing revolutionizes a man inwardly. Consequently, he begins to despise vices and sins and forbids others to commit such acts. The purpose of worshipping should be to be thankful to God and to seek His forgiveness. There are many religions in this world and every religion worships God according to their beliefs so that it may seek God's happiness. In Judaism, worship of God holds very prominent place. The Jews worship God individually and collectively in their own ways. The purpose of their worship is to confess their sins, to seek forgiveness and to be thankful to God. The purity of soul is very important in Jews so that they may obtain heaven and this purification is gained through worship. Jews thinks that, ignoring of worship is one of the greatest sins. Therefore, all the actions of a Jew, from dawn to dusk, conform to his religion. It means he spends his whole life by worshipping God.

***Keywords**: Judaism, Ibadah, Salat, Sabbath, Yom Kippur, Talit, Tefillin, Sajdah, Umida, Shema'a*

تعارف

یہودی کا لفظ عہد عتیق کی کتب یرمیاہ نبی کے زمانے سے بیشتر استعمال نہیں ہوا۔ اول اول اس سے مراد وہ لوگ تھے جو یہوداہ کے قبیلے یا جنوبی حکومت کے دو قبیلوں سے تعلق رکھتے تھے۔ لیکن بعد ازاں یہ وسیع معنوں میں استعمال ہونے لگا اور اس کا اطلاق عبرانی نسل کے ان تمام لوگوں پر ہوا جو اسیری سے واپس آئے تھے۔ چونکہ زیادہ تر اسیر یہوداہ سے آئے تھے اور وہ قدیم اسرائیل کے بنیادی تاریخی نمائندے سمجھے جاتے تھے۔ اس لیے بالآخر یہ اصطلاح تمام دینا میں عبرانی نسل کے لوگوں کے لیے استعمال ہونے لگی۔ حزقیاہ کے زمانے سے یہوداہ کی زبان بھی یہودی کہلانے لگی۔ عہد نامہ عتیق میں اسم صفت کا اطلاق صرف یہودی زبان پر ہوا ہے۔ انجیلوں میں اسرائیلوں کے لیے عام طور پر "یہودی" کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے اور عہد نامے میں بعض اوقات "یہودی" (اسرائیلوں) اور "غیر قوم" کے الفاظ ایک دوسرے کے بالمقابل استعمال ہیں۔[1] دراصل فریسی اور تمام یہودی تب تک کھانا نہیں کھاتے جب تک کہنیوں تک ہاتھ نہ دھولیں کیونکہ وہ اپنے باپ دادا کی روایتوں سے چپکے ہوئے ہیں۔[2] وہاں پتھر کے چھ مٹکے پڑے تھے جو یہودیوں کے دستور کے مطابق طہارت کے لیے رکھے گئے تھے۔ ہر مٹکے میں پانی کی دو یا تین بڑی بالٹیوں کی گنجائش تھی۔[3] اُنہوں نے اُن سب سے کہا: آپ تو جانتے ہی ہیں کہ ایک یہودی کے لیے یہ جائز نہیں کہ کسی اور قوم کے لوگوں سے ملنے آئے یا میل جول رکھے لیکن خدا نے مجھے دکھایا ہے کہ مجھے کسی بھی آدمی کو ناپاک نہیں کہنا چاہیے۔[4]

اسرائیل کے معنی ہیں عبداللہ یا بندہ خدا۔ یہ حضرت یعقوب کا لقب تھا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا تھا۔ وہ حضرت اسحاق کے بیٹے اور حضرت ابراہیم کے پوتے تھے انہی کی نسل کو بنی اسرائیل کہتے ہیں۔[5] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی اسرائیل کو متحد کیا اور اس غلامی سے نجات دلائی۔ حق تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نبوت سے سرفرازا، اس وقت یہ لوگ شرک وبت پرستی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں سرمار رہے تھے۔ دیوتاوں کی پرستش ان کی زندگی کا حصہ تھا۔ حضرت

1۔ خیر اللہ، ایف، ایس، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، 2016، ص:1262۔

2۔ مرقس، 7:3۔

3۔ یوحنا، 2:6۔

4۔ اعمال، 10:28۔

5۔ مودودی، ابو الاعلیٰ، مولانا، یہودیت قرآن کی روشنی میں، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2000، ص:22۔

موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بتایا کہ مجھے کوہ سیناپر خدا سے ہم کلامی کا شرف ملا ہے اور حق تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو مصریوں کے شکنجے اور ان کو غلامی کے گلو خلاصی کرائیں اور انہیں ایسے ملک کی طرف لے جائیں، جہاں وہ عزت و آبرو اور خوشحالی کی زندگی گزاریں اور حق تعالیٰ کے اوامر کی اتباع میں آزاد و صالح معاشرہ قائم کریں۔ اس مقصد کو پورا کرنے لے لیے اللہ نے نصرت کا بھی وعدہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی تگ و تاز میں کامرانی سے ہمکنار ہوئے۔[1]

یہودی رسوم و شعائر اور قوانین کا ضابطہ بندی کا کام قدیم یروشلم اور بائبل میں انجام دیا گیا تھا۔ ان قوانین کی تشکیل میں یہودی علماء رضائے الہٰی کے مطابق اعمال وافعال کی اصلاح کرنا چاہتے تھے، جہاں تک ممکن ہو تا وہ اپنی مذہبی کتب کے مطالعے سے معلوم کرتے۔[2]

یہودی کی سب سے زیادہ مقدس کتاب عہد نامہ عتیق کہلاتی ہے اور اسے بنی اسرائیل کی ایک تاریخی حیثیت دی جاتی ہے۔ تالمود یہودیوں کی اس نقدس کتاب کو اگر متن قرار دیا جائے تو بے جانہ ہو گا جیسے فلسطینی احبار و علماء نے مل کر تحریر کیا تھااور یہودیوں نے اس متن کا نام مثناء رکھا تھا، جو بعد میں تالمود کے نام سے مشہور ہوا۔ اس متن کی دو طویل شرحوں کا حوالہ ملتا ہے، نام تو دونوں کا" جمارہ" ہے لیکن ان میں سے ایک شرح" فلسطین" میں لکھی گئی ہے اور دوسری" بابل" میں۔[3]

تالمود ان روایات کا مجموعہ ہے جو یہود کے ہاں انبیاء اور اکابر سے سینہ بہ سینہ علماء کا تبوں، احبار اور پھر ربیوں تک پہنچا۔ المختصر تالمود عہد نامہ قدیم کو تشریحی لٹریچر کی حیثیت حاصل ہے۔ تالمود کی بنیاد جس کو متن کہنا چاہیے مثناء کہلاتی ہے جس کا معنیٰ تکرار اور اعادہ ہے۔ یہ علماء یہود کے ان اجتہادی مسائل کا مجموعہ ہے جو انہوں نے عہد نامہ قدیم کی روشنی میں منضبط کئے۔[4] یہودیوں نے شریعت مسوی کے اجتہادات کو جمع کر کے ایک کتاب مرتب کی جس کو مثناء کہتے ہیں یہ یہودیوں کا فقہی مجموعہ ہے۔ یہودی اپنی روز مرہ عبادات اور مسائل کا حل انہی کتب کی روشنی میں کرتے ہیں۔

عبادت کی تفہیم

صَلَوَاتٌ: الجوالیقی کہتا ہے" یہ عبرانی زبان میں یہودیوں کے کنیسول (عبادت خانہ) کو کہا جاتا ہے۔" اس کی اصل" صَلُوتا" ہے۔[5]

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

اَلَّـذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِـمْ بِغَيْـرِ حَقٍّ اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّـٰهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْـعُ اللّـٰهِ النَّاسَ بَعْضَـهُـمْ بِبَعْضٍ لَّـهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَـعٌ وَّصَلَوَاتٌ وَّمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْـهَا اسْمُ اللّـٰهِ كَثِيْـرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّـٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٝ ۗ اِنَّ اللّـٰهَ لَقَوِىٌّ عَزِيْزٌ ۔[6]

وہ لوگ جنہیں ناحق ان کے گھروں سے نکال دیا گیا ہے صرف یہ کہنے پر کہ ہمارا رب اللہ ہے، اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے نہ ہٹاتا تو تکیئے اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے، اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے گا، بے شک اللہ زبردست غالب ہے۔

نماز فارسی کا لفظ ہے جس کو عربی میں" صلاۃ" کہتے ہیں۔ جس کے معنی سر جھکانا، بندگی اور اطاعت کا اظہار کرنا ہے۔[7]

اُولٰٓئِكَ عَلَيْـهِـمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِـمْ وَرَحْـمَةٌ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُـمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۔[8]

یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں ہیں اور رحمت، اور یہی ہدایت پانے والے ہیں۔

عبادت سے مراد ایسے اعمال ہیں جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔[1]

1۔ حدوٹی، محمود الرشید، مطالعہ مذاہب، مکتبہ آب حیات، لاہور، 2005، ص 69 تا 70۔

2۔ صدیقی، مظہر الدین، محمد، اسلام اور مذاہب عالم، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 2014، ص، 55۔

3۔ خان، محمد یوسف، پروفیسر، تقابل ادیان، بیت العلوم، لاہور، 2006، ص: 185۔

4۔ احمد دیدایت، شیخ، یہودیت، عیسائیت اور اسلام، عبداللہ اکیڈمی، لاہور، 2010، ص 96 تا 97۔

5۔ سیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فے علوم القرآن اردو، مکتبہ العلم، لاہور، 2005، جلد اول، ص 327۔

6۔ سورۃ الحج: 40۔

7۔ عمید، حسن، استاد، فرہنگ فارسی عمید، راہ شد، تہران، 1969، ص: 1030۔

8۔ سورۃ البقرۃ: 157۔

اَلصّلوٰۃُجو کہ ایک عبادت مخصوصہ کا نام ہے اس کی اصل بھی دعا ہی ہے۔اور نماز چونکہ دعا پر مشتمل ہوتی ہے اس لیے صَلوٰۃ کہا جاتا ہے۔صلاۃ (نماز) ان عبادات سے ہے جن کا وجود ہر شریعت میں ملتا ہے گو اس کی صورتیں مختلف رہی ہیں۔[2]

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

اِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔[3]

بے شک نماز اپنے مقررہ اوقات میں مومنین پر فرض ہے۔

العبودیۃ کے معنی ہیں کسی کے سامنے ذلت و انکساری ظاہر کرنا مگر العبادۃ کا لفظ انتہائی درجہ کی ذلت اور انکساری ظاہر کرنے پر بولا جاتا ہے لہذا عبادات کی مستحق بھی وہی ذات ہو سکتی ہے جو بے حد صاحب افضال و انعام ہو اور ایسی ذات الہٰی ہی ہے۔[4]

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔[5]

اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو۔

عبادت کے معنی مع الخضوع ہیں چنانچہ وہ راستہ جو آمد و رفت کی کثرت سے پامال ہو گیا ہو طریق معبد کہلاتا ہے۔[6]

عبادت سے مراد شریعت میں خدائے عزوجل کے سامنے اپنی بندگی اور عبودیت کے نذرانے پیش کرنا ہیں اور اس کے احکام کو بجالانا ہے۔[7]

اصطلاح شریعت میں صلوٰۃ سے مراد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی بندگی کا پاکیزہ طریقہ ہے۔انگریزی میں صلوٰۃ کا ترجمہ Prayer کرتے ہیں یہ لفظ عربی لفظ صلوٰۃ کا مکمل اور صحیح ترجمہ نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ To Pray کا مطلب ہے " طلب کرنا، خلوص نیت سے کچھ مانگنا" جیسا کہ آپ عدالت میں پیش ہو کر انصاف مانگتے ہیں۔اپنا معاملہ پیش کرتے ہیں اور عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔

اس کا مطلب مدد مانگنا بھی ہے یعنی " دعا" طلب کرنے اور مانگنے یا درخواست کرنے کے معانی میں استعمال ہوتی ہے۔صلوٰۃ صرف دعا کرنے کا نام نہیں بلکہ اس کا مفہوم اس سے کہیں وسیع ہے۔صلوٰۃ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔اس کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔صلوٰۃ کے ذریعے اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ہدایت و رہنمائی کا طالب ہوتے ہیں۔صلوٰۃ اس لحاظ سے ایک پروگرامنگ کا درجہ رکھتی ہے۔[8]

عبادت کی اہمیت

عبادات انسان کے نفس کو مہذب بناتی ہیں۔اخلاق ذمیمہ ترک کر کے اچھی عادتیں پیدا کرتی ہیں۔انسان اتنی دیر دنیا اور اسکی لذات سے دماض کو پاک ساف کر کے خالق کی طرف متوجہ ہوتا ہے جس طرح بادشاہ کے خوش ہو جانے سے خادم و نوکر کی زندگی سنبھل جاتی ہے اور وہ خوشنودی حاصل کر کے مراتب حاصل کرتا ہے۔اسی طرح

1۔ الزبیدی، محمد مرتضیٰ، تاج العروس، المطبعۃ الخیریۃ، مصر، 1889، جلد پنجم، ص:84۔

2۔راغب اصفہانی، ابو قاسم، مفردات القرآن، (مترجم محمد عبدہ)، اسلامی اکیڈمی، لاہور، 2005، جلد دوم، ص:29۔

3۔سورۃ النساء:103۔

4۔ راغب اصفہانی، ابو قاسم، مفردات القرآن، (مترجم محمد عبدہ)، جلد دوم، ص : 100۔

5۔سورۃ الاسراء:23۔

6۔ ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 1956، جلد سوم، ص:272۔

7۔علوی، خالد، داکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل، لاہور، 2004، ص:47۔

8۔ذاکر نائیک، ڈاکٹر، عبدالکریم، نماز اور جدید سائنس، (مترجم انجم سلطان شہباز)، بک کارنر شوروم، جہلم، 2008، ص:39۔

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

عبادت سے انسان کی بندگی کا اظہار خالق کے قرب کا ذریعہ ہے اور رضائے الٰہی کا سامان ہے۔ جتنا وہ قرب حاصل کرلے گا اتنا ہی معزز ہو گا۔ دل میں ایک سرور پیدا ہو گا قلب پر نورانی شعاعیں پڑنے سے ان کے اندر ایک انقلاب برپا ہو گا۔[1]

کسی بھی مذہب میں عبادات کو ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ عبادات کے بغیر مذہب کو صحیح صورت پر باقی رکھنا ممکن نہیں اگر چہ مذہب کے تمام احکام کی تعمیل اللہ کی عبادت ہے مگر عام طور پر مشہور عبادتیں نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کے اندر جو اللہ تعالیٰ سے ربط اور مناسبت پیدا کرنے کی تاثیر اور انسان کے روحانی اور ملکوتی پہلو کی ترقی اور تکمیل کی خاصیت ہے وہ کسی دوسرے عمل میں نہیں، ان کو عبادات میں وہی مقام حاصل ہے جو اعضاء جسم و قلب و دماغ کو ہے اسی بناپر ان کو خاص اہمیت دی گی ہے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۔[2]

اور میں نے جن اور انسان کو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لیے۔

یہود کے نزدیک عبادت کی اہمیت

Encyclopedia Judaica میں درج ہے۔

> That all man's deed should be for the sake of heaven; when a man eats and drinks, for example ,it should not be in order to enjoy his food and drink but to have strength for God's service. The same applies to his working , sleeping , marital relation , and conversing with other. All should be done for the sake of heaven and not personal gratification.[3]

انسان کے جملہ اعمال حصول جنت کے لیے ہونے چاہئیں مثال کے طور پر جب کچھ کھاتا ہے اور پیتا ہے۔ اس کا مطلب صرف غذا اور مشروب کی لذت سے لطف اندوز ہونا نہ ہو بلکہ عبادات الٰہی کے لیے قوت حاصل کرنا ہونا چاہیے۔ اس کے کام کاج سونے اور ازواجی تعلق اور دوسروں سے گفتگو بھی اسی اصول اور مقصد کے تابع ہونی چاہیے۔ غرض یہ کہ سب کچھ جنت کے لیے کیا جانا چاہیے ذاتی مفاد کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔

لہٰذا ایک یہودی کی ساری زندگی ہی عبادت شمار ہو گی اگر وہ اپنی شریعت کی روح سے واقف ہو گا اور اپنے ہر ہر عمل کو رضائے الٰہی و منشائے ربانی کے تابع بنائے گا۔ اسی سے تمام عبادات جو گھر ادا کی جائیں یا عبادت گاہ میں اور مطالعہ تورات صبح و شام وغیرہ سب ایک یہود کو بچپن سے ہی سکھا دیے جاتے ہیں اور آخری سانس تک وہ ان عبادات کو ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے کیونکہ شریعت اس سے تمام عمر عبادات کی مکمل ادائیگی کا تقاضا کرتی ہے۔

Collier's Encyclopedia میں درج ہے۔

> According to Judaism , love of God is the first duty love he will seek to do the good even at the price of life itself .It is man's duty to keep his soul pure,for the soul is gift from God.[4]

یہودی مذہب کے مطابق اللہ سے محبت انسان کا سب سے اول فرض ہے چونکہ جب اللہ کی محبت انسان کے اندر رس گئی تو پھر وہ نیکی کی خاطر اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرے گا۔ انسان کا فرض ہے کہ وہ اپنی روح کو پاکیزہ رکھے کیونکہ روح اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا عطیہ ہے۔

Prayer opens our lives to the guidance of God.[1]

1۔ بدایونی، عبد الحامد، محمد، فلسفہ عبادت اسلامی، ادارہ پاکستان شناسی، لاہور، 2010، ص:14۔

2۔ سورۃ الذاریات:56۔

3 - Geoffrey Wigoder, Fern Seckbach ,Encyclopedia Judaica, Judaica Multimedia, 1997,Vol17,PP:309 .

4 -Collier ,Crowell , Macmillan, Collier's Encyclopedia, P.F.Collier & son Company,New York,1963 ,Vol:13,PP:658 .

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

عبادات ہی کے ذریعے ہماری زندگیاں خدا کی ہدایات اور رہنمائی سے آگاہ ہوتی ہے۔

Collier's Encyclopedia میں درج ہے۔

Judaism as a way of life requires practice .Every ritual practice and ceremonial observance is for the jew a reminder of God's continuous place in his life .Religious practice is regarded as a discipline to help improve man's character it is a form of instruction , learning by doing. For the jew it provides a way of reliving the experiences of his people and thus strengthens his loyalty , it is mean of survival for his people and its faith.[2]

یہودیت بطور ایک طرز زندگی عمل کا تقاضا کرتی ہے ہر عمل عبادت اور رسم اظہار عبودیت ایک یہودی کو اس کی زندگی کے اندر خدا کی دائمی موجودگی کا احساس اجاگر کرتی ہے۔ مذہبی عبادات کا ایک ضابطہ سمجھا جاتا ہے جو انسان کے کردار کی پرورش کرتا ہے۔ یہ ہدایت کی ایک شکل ہے جو آموزش بذریعہ عمل کی حیثیت رکھتی ہے ایک یہودی کو یہ اپنے اندر اپنی قوم کے تجربات و احساسات دوبارہ تازہ کرنے کا ایک طریقہ ہوتی ہے اور اس طرح اس کی وفاداری کو استحکام ملتا ہے کیونکہ یہ اس کے لیے قوم کی بقا اور تازگی ایمان کا ذریعہ ہوتی ہے۔

It is intended that his prayer be ethical and not opposed to the interests of other , and that his praying be marked by a sense of inwardness prayers at the synagogue is encouraged because here is added strength in prayer as a community.[3]

یہودیت میں عبادات کے متعلق تصور کیا جاتا ہے کہ یہ نیک مقاصد کی خاطر ہوں اور کسی کے مفادات کے خلاف نہ ہوں اور یہ کہ عبادات اپنے اندر روحانیت کے احساسات لیتے ہوں اور عبادات کو ادا کرنے کے لیے عبادات گاہ کی تاکید اس لیے کی گئی ہے تاکہ یہودی معاشرے کو مضبوطی حاصل ہو۔

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوْتًا وَّاجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَـةً وَّاَقِيْمُوا الصَّلَاةَ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔[4]

اور ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو حکم بھیجا کہ اپنی قوم کے واسطے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو مسجدیں سمجھو اور نماز قائم کرو، اور ایمان والوں کو خوشخبری دو۔

تاریخی اعتبار سے یہودی آداب نماز اور دعائیں گذشتہ صدیوں کے دوران طویل ہوتی رہی ہیں کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ دعاوں میں اضافہ ہوتا رہا ہے۔ ترقی پسند یہودیوں کا نماز کا ڈھانچہ اور دعائیں تو وہی ہیں لیکن تکرار کو ختم کر دیا گیا ہے۔ دعائیں اور ان کا ترجمہ تصورات کی قطع و برید کی عکاسی کرتے ہیں جو ترقی پسندانہ عقائد سے مطابقت نہیں رکھتے۔ مثلاً مردوں کا زندہ کیا جانا، معبد (ھیکل سلیمانی) کی تعمیر نو اور حیوانی قربانی کی بحالی، ترقی پسند یہودیوں کی بہت سی دعاوں میں سے جاگیردارانہ اور تذکیر و تانیث کی زبان سے گریز کیا گیا ہے۔ یہ دونوں خدا اور برادری کے لیے استعمال ہوتی تھی۔ مثال کے طور پر آقا کی جگہ ازلی وابدی، باپ داداون کی جگہ اجداد اور بائبل کے مرد بزرگوں کے ساتھ خواتین بزرگوں کا تذکرہ۔[5]

یہود کی روزمرہ عبادت

یہود کی صبح

Harry Emerson Fosdick, The Meaning of prayer, University of Michigan Library ,USA, 2009, P.55.-1

1. Collier's Encyclopedia,Vol:13,PP:657.

2. ایضاً

4. سورۃ یونس:87۔

5۔ کوگان، مائیکل ودیگر دنیا کے قدیم وجدید مذائب (مترجم طاہر منصور فاروقی)، تخلیقات، لاہور، 2016، ص:257۔

یہود جب صبح اٹھتے ہیں تو کسی بھی چیز کو ہاتھ لگانے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کلائیوں تک دھوتے ہیں۔ اس لیے یہودی اپنے بستر کے پاس ایک کپ پانی اور برتن رکھتے ہیں تا کہ صبح اٹھتے ہی وہ اپنے ہاتھوں کو دھو سکے۔ ہاتھوں کو دوھوتے ہوئے یہود یہ دعا کرتے ہیں۔

Prayers upon Awakening Modeh Ani When waking up from sleep, before washing hands, one should say: I am thankful before You, living and enduring King, for you have mercifully restored my soul within me. Great is Your faithfulness.[1]

ہاتھوں کو دھونے سے پہلے یہود کسی چیز کو ہاتھ نہیں لگا سکتے یہاں تک کہ اپنے جسم کے کسی حصہ کو بھی چھو نہیں سکتے۔

Before washing you should not touch your mouth or nose, your eyes or ears or anus, or food, It is important, therefore, to see that even small children wash their hands in the proper manner. Nevertheless, food touched by those who have not washed their hands according to halacha, is not forbidden. See Mishnah Berurah 4:14 and Aruch HaShulchan 4:15. Thus, it is permissible to buy bread and other things even though we are not sure that the bakers have washed their hands. or the place where blood was let; because the foul spirit that rests upon the hands before washing is damaging to these things.[2]

One should not put his hands in his mouth, ears, eyes, or nose before washing one's hands.[3]

ہاتھوں کو دھونے کے لیے پانی کے برتن کو پہلے اپنے سیدھے ہاتھ میں پکڑیں پھر اسکو الٹے ہاتھ میں اور پانی سیدھے ہاتھ پر گرا دیں پھر برتن کو سیدھے ہاتھ میں لے کر الٹے ہاتھ پر پانی گرائیں یہ عمل تین دفعہ کیا جاتا ہے۔ پہلے سیدھے ہاتھ کو پھر الٹے ہاتھ کو پاک کیا جاتا ہے۔

The procedure for washing hands in the morning is as follows: take the vessel in your right hand and then place it in your left hand, and then first pour on the right hand; and then take the vessel in your right hand and pour upon the left hand. This procedure is repeated three times. Others say that you should follow this procedure a fourth time. It is preferable to wash your hands until the wrist. However, in extreme circumstances it is sufficient to wash them until the knuckles. You should also wash your face in deference to the Creator, as it is said: "For in the image of God He created Man." Genesis 9:6. You should also rinse your mouth because of the spittle in it, for you must pronounce the great Name [of God] in holiness and purity. After this dry your hands and be careful to dry your face well[4].

یہود کی عبادات (صلوٰۃ)

یہودی نماز ادا کر کے خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کیونکہ اس نے ان کو تورات اور زندگی عطا کی ہے اس لیے ضروری ہے کہ اس کی تعریف کی جائے اور اس کا شکر ادا کیا جائے۔

Confession and repentance of sin on the one hand , and thanks giving on the other , are perhaps the two most importand parts of worship.[5]

1۔ The Sefaria Library,Book Liturgy, Chapter, Siddur Edot HaMizrach , Preparatory Prayers,Modeh Ani.
(https://www.sefaria.org/texts)

2۔ The Sefaria Library,Book Halakhah , Kitzur Shulchan Aruch,Siman, 02:05.

3۔ ایضاً.04:3

4۔ The Sefaria Library,Book Halakhah , Kitzur Shulchan Aruch ,Siman , 02:03

5۔ دی انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن، نیویارک / لندن، 1987، جلد 15، ص:446 تا 447۔

"یہودی عبادت دو اہم اجزاء پر مشتمل ہے، ایک اعتراف گناہ اور توبہ واستغفار اور دوسرا اظہار تشکر۔

روزانہ کی جانے والی یہودی عبادت کو ٹیفیلاہ (Tefillah) کہتے ہیں البتہ اردو اور فارسی میں عام طور پر اسے یہودی نماز بھی کہا جاتا ہے۔یہودی دن میں تین مرتبہ صبح صادق کے وقت، دوپہر اور شام کے وقت غروب آفتاب سے کچھ دیر پہلے یہ نماز ادا کرتے ہیں۔پہلی نماز شاخریت (Shacharit)، دوسری نماز منخا (Mincha)، اور تیسری نماز آورِت (Arvit) اور مارِو (Maariv) کہلاتی ہے۔راسخ العقیدہ یہودیوں کے ہاں اس عبادت کی ادائیگی سے قبل دونوں ہاتھ ضروری سمجھا جاتا ہے۔جبکہ دیگر فرقوں کے ہاں صبح ہاتھ، پاؤں اور منہ دھولینا عبادت کے لیے کافی سمجھا جاتا ہے۔ٹیفیلا عام طور پر مخصوص انداز میں عملی طور پر ادا کی جاتی ہے اور تورات کی تلاوت کی جاتی ہے۔[1]

یہود کے نزدیک روزانہ تین نمازیں عبادت کا درجہ رکھتی ہیں۔یہ نمازیں صبح، دوپہر اور شام کے اوقات میں ادا کی جاتیں ہیں

صبح وشام اور دوپہر کو میں فریاد کروں گا اور التجا کرتا رہوں گا وہ میری دعاوں کو سن لے گا۔[2]

ہر نماز قدیم ہیکل سلیمانی میں قربانی کے برابر ہے اور مثل غسل بپتسمہ ہے کہ صبح عصر اور شام کی نمازیں مثل غسل بپتسمہ ہے جو دن بھر کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتیں ہیں۔یہ نمازیں تمھارے بادشاہ باپوں کی یادگاریں ہیں تورات کے مطابق ابراہیم صبح کی نماز پڑھتے تھے، اسحاق عصر کی اور یعقوب رات کی نماز پڑھتے تھے۔[3]

1۔فجر کی نماز اس کو شاخاریت کہا جاتا ہے یہود کی سب سے اہم نماز ہے۔اس کے کل چھ حصے ہیں پہلے میں علما کی تفسیریں دوسرے میں زبور اور تورات تیسرے میں شماع (اس میں پوری بنی اسرائیل کو پکارا جاتا ہے کہ وہ توحید کی شہادت دے) اس کے بعد آمیدہ پڑھی جاتی ہے اور پھر مسیحا کی آمد کی دعا کی جاتی ہے اور یہ دعا زبور سے پڑھی جاتی ہے آخر میں بنی اسرائیل کے فرائض کو دہرایا جاتا ہے اور توحید کی شہادت بھی دہرائی جاتی ہے۔[4]

2۔دوپہر کی نماز اس کو منخا کہا جاتا ہے اس میں آمیدہ پڑھی جاتی ہے اور تہواروں پر جن منخا کا وقت آتا ہے تو اس وقت تورایت کا جز بھی پڑھا جاتا ہے۔[5]

3۔مغرب کی نماز اس کو معاریب کہا جاتا ہے۔اس میں شماع اور آمیدہ پڑھی جاتی ہے۔[6]

یہودی مذہب میں انفرادی اور اجتماعی دونوں نمازیں ہیں۔انفرادی نماز کسی وقت بھی ادا کی جاسکتی ہے بالخصوص کسی اہم واقعہ کے ظہور پذیر یا بیماری سے شفایابی یا سبت کے موقع پر روشنی کرتے ہوئے۔[7]

یہود میں نماز باجماعت کو اکیلے نماز سے افضل قرار دیا گیا ہے۔

خدا کی جماعت میں خدا موجود ہے ایک اجتماع یا جماعت دس سے کم افراد پر مشتمل نہیں ہوتی۔[8]

ایک زمانے تک یہودی یہ دعائیں اجتماعی طور پر پڑھتے رہے ہیں لیکن جب مختلف اوقات میں ان پر حملے ہونا شروع ہوئے تو یہ مختلف ممالک میں پھیل گئے اور انفرادی طور پر دعاؤں کی صورت میں یہ عبادت کرتے رہے اور یروشلم سے دور ہونے کا حل یہ نکالا کہ اپنے گھروں کی کھڑکیاں یروشلم کے رخ پر بنالیں اور یہ عادت بنالی کہ جب عبادت کا وقت آتا تو ان کھڑکیوں کو کھول کر یروشلم کی طرف منہ کرکے دعائیں مانگا کرتے تھے۔[9]

1۔ شارق، محمد، اسلام اور مذاہب عالم، علوم اسلامیہ پروگرام، ماڈیول WR01، ص:43،42۔

2۔ زبور، 55: 17۔

3۔The Sefaria Library,Book,Talmud Bavil, Berakhot,Chapter04, 26B:5,6,7

4۔https://www.britannica.com/topic/shaharith

5۔https://www.britannica.com/topic/minhah

6۔https://www.britannica.com/topic/maarib

7۔دی انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن، نیویارک/لندن، 1987، جلد 15، ص:445۔

8۔پولانو، ایچ، تالمود، (مترجم سٹیفن بشیر) مکتبہ عناویم، گوجرانوالہ، 2003، ص: 164 ۔

9۔خان، محمد یوسف، تقابل ادیان، بیت العلوم، لاہور، 2002، ص: 191۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اجتماعی نماز دن میں تین بار ادا کی جاتی ہے اور یہ عبادت خانوں (سینا گاگ) میں ادا کی جاتی ہیں۔ تورات کا عالم جس کو ربّی کہتے ہیں وہ جماعت کی امامت کرتا ہے۔ ہفتے (یوم سبت) کو زیادہ بڑھا اجتماع ہوتا ہے جس میں تورات کو اونچی آواز میں پڑھا جاتا ہے اوراس میں تمام مرد وخواتین شامل ہوتیں ہیں۔یہودی اپنی نمازوں میں ترنم کے ساتھ اور خاص لہجے میں تورات کی تلاوت کرتے ہیں۔ نماز کے وقت ان کا رخ یروشلم کی طرف ہوتا ہے۔ جب یہودی اکیلا نماز پڑھتا ہے تو وہ تمام یہودی قوم کو پکارتا ہے تا کہ وہ توحید کی گواہی دیں۔ اگر وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے، تو پکارنے والا باقی جماعت کو پکار کر توحید کی گواہی کا تقاضا کرتا ہے۔یہود دن میں تین نمازیں ادا کرتے ہیں۔ جو اضافی نماز یوم سبت کے روز یہود ادا کرتے ہیں اس کو موساف کہتے ہیں جب کہ وہ نماز جو یوم کپور پر ادا کی جاتی ہے جسے نئیلا کہا جاتا ہے یہ یہود کی پانچویں نماز ہے یہ سال میں ایک بار ماہ تیشری (خزاں) کے دسویں دن یوم کپور پر ادا ہوتی ہے۔

صبح کی صلوٰۃ

خواتین کے لیے فرض نمازوں میں ترجیحاً نماز صبح واجب اولیٰ ہے اور اسے ادا کرنا لازم ہے جب کہ باقی نمازیں اختیاری ہیں۔ جب کہ باقی نمازوں کی ادائیگی یا ان میں شریکت سے خواتین کو استثنٰی حاصل ہے اور قابل معافی گردانا گیا ہے۔[1] جو خواتین نماز ادا کرنے سنا گاگ میں آتیں ہیں ان میں جو شادی شدہ ہوتیں ہیں وہ اپنے سر کو کپڑے سے ڈھانپ لیتیں ہیں جب کہ کنواری لڑکیاں ننگے سر نماز کو ادا کر سکتیں ہیں۔

صبح کی صلوٰۃ کے لیے تیاری

صبح کی نماز سے پہلے یہودی اپنے ہاتھوں کو دھوتے ہیں اور راسخ العقیدہ یہودی منہ اور پاؤں بھی دھوتے ہیں پھر وہ اپنے اوپر ایک چار کونوں والا کپڑا جسے تالیت اور چمڑے کے بنے دو چھوٹے ڈبے سر اور ہاتھ پر باندھتے ہیں جن کو تفیلین کہتے ہیں سر پر چھوٹی سی ٹوپی رکھ کر اپنا منہ ھیکل سلیمانی کی طرف کر کے نماز ادا کرتے ہیں۔ صبح کی نماز میں یہود عمیدہ اور شیماع پڑھتے ہیں۔

تالیت

تالیت یہ چار کونوں والا کپڑا ہے جس کو یہودی صبح کی نماز میں عام طور پر پہنا جاتا ہے۔ اس کو سبت اور عام تہواروں کو شام کی نماز میں صرف امام جو تورایت کی تلاوت کرتا ہے وہ پہنتا ہے۔ اس کا ذکر بائبل کی کتاب گنتی میں ہے۔[2]

> "اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ وہ نسل در نسل اپنے پیراہنوں کے کنارے پر جھالر لگائیں اور ہر کنارے کی جھالر کے اوپر آسمانی رنگ کا ڈورا ٹانکیں۔ یہ جھالر تمھارے لیے ایسی ہو کہ جب تم اسے دیکھو تو خداوند کے سب حکموں کو یاد کر کے ان پر عمل کروں اور اپنے دل اور آنکھوں کی خواہشوں کی پیروی میں زناکاری نہ کرتے پھر وجیسا کرتے آئے ہو۔ بلکہ میرے سب حکموں کو یاد کر کے ان کو عمل میں لاو اور اپنے خدا کے لیے مقدس ہو۔ میں خداوند تمھارا خدا ہوں جو تم کو ملک مصر سے نکال کر لایا تا کہ تمھارا خدا ٹھروں۔ میں خداوند تمھارا خدا ہوں۔"[3]

تفیلین

یہ دو چمڑے کے دو کالے چھوٹے ڈبے ہیں جو یہود صبح کی نماز کے وقت 13 سال کے مرد پہنتے ہیں۔ جب کہ خواتین اس ذمہ داری سے آزاد ہیں۔یہود اس کو اپنے سر اور الٹے ہاتھ میں پہنتے ہیں (وہ لوگ جو اپنے تمام کام الٹے ہاتھ سے کرتے ہیں وہ اس کو سیدھے ہاتھ میں پہنتے ہیں) اس کو پہنتے ہوئے یہود دعائیں بھی مانگتے ہیں۔ یہود اس کو صبح کی نماز کی اختتامی دعاوں کے بعد اتار دیتے ہیں جب کہ بعض یہودی اس کو سارا دن پہنتے رکھتے ہیں سوائے یوم سبت اور دوسرے تہواروں کے۔ تفیلین کے سر والے ڈبے کے چار اور بازو والے ڈبے کا ایک خانہ ہوتا ہے جس مین تورایت کی آیات لکھی ہوئی رر کھی جاتیں ہیں تا کہ اس سے برکت حاصل کی جا سکے۔[4]

1۔ https://ur.wikipedia.org/wiki/ نماز یہودیت / شحریت

2۔ http://www.religionfacts.com/tallit

3۔ گنتی، 15 : 37 ۔ 41.

4۔ http://www.religionfacts.com/tefillin

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

اور تو نشان کے طور پر ان کو اپنے ہاتھ پر باندھنا اور وہ تیری پیشانی پر ٹیکوں کی مانند ہو۔[1]

Upon wrapping himself in ritual fringes, one should recite: Blessed…Who has made us holy through His commandments and has commanded us to wrap ourselves in a garment with ritual fringes. Upon donning his phylacteries on his arm, one should recite: Blessed…Who has made us holy through His commandments and has commanded us to don phylacteries. Upon donning phylacteries on his head one should recite: Blessed…Who has made us holy through His commandments and has commanded us with regard to the mitzva of phylacteries. Upon ritually washing his hands: Blessed…Who has made us holy through His commandments and has commanded us with regard to the washing of the hands. Upon washing his face, one recites: Blessed…Who removes the bands of sleep from my eyes and slumber from my eyelids. And may it be Your will, O Lord my God, to accustom me in Your Torah, attach me to Your mitzvot, and lead me not into transgression,
nor into error, nor into iniquity, nor into temptation nor into disgrace. Bend my evil inclination to be subservient to You, and distance me from an evil person and an evil acquaintance. Help me attach myself to the good inclination and to a good friend in Your world. Grant me, today and every day, grace, loving-kindness, and compassion in Your eyes and the eyes of all who see me, and bestow loving-kindness upon me. Blessed are You, O Lord, Who bestows loving-kindness on His people, Israel.[2]

سر پر ٹوپی

یہودی جب عبادت کے لیے سنا گاگ جاتے ہیں تو اپنے سر پر ٹوپی پہنتے ہیں۔یہودیوں کی ٹوپی چھوٹی سی اور جالی دار ہوتی ہے۔کوئی بہت بڑی ٹوپی نہیں پہنتے اور جہاں بال گھومتے ہیں صرف اتنے حصے پر اسے پہنتے ہیں ان کے جھنڈے پے جتنے کونوں والا ستارہ بنا ہوتا ہے بالکل ویسا ہی ستارہ ان کی ٹوپی پر بھی بنا ہوتا ہے جو کہ اس کی شناختی علامت ہے۔[3]

عمیدہ

عمیدہ(تفیلت) جیسے شمونہ عِسرہ بھی کہا جاتا ہے۔یہود کی عبادت میں اس کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔یہ عبادت دیگر عبادات کے ساتھ یہود کی روایتی کتاب عبادات وادعیہ سیدور میں درج ہے۔اس کی اہمیت کے پیش نظر ربانی ادب میں اس کو تفیلہ ہی لکھتے ہیں۔با عمل یہودی دن میں تین بار بوقت فجر، دوپہر اور شام باقاعدگی سے عمیدہ ادا کرتے ہیں۔یوم السبت روش شودیش اور تہوار یہود کے موقع پر صبح بعد از تلاوت تورات دن میں چھوتھی مرتبہ عمیدہ ادا کی جاتی ہے۔اسے مُصَّف کہتے ہیں۔اسی طرح یوم کپور پر دن میں پانچویں عمیدہ جیسے نیئلاہ کہا جاتا ہے ادا کی جاتی ہے۔[4]

عمیدہ سے مراد نماز ہے اس میں کل 19 Blessing پڑھی جاتیں ہیں جس میں پہلی تین اور آخری تین ہر نماز میں قائم رہتی ہیں جب کہ درمیان والی 13 وقت اور سال کے لہذا سے بدلتی رہتیں ہیں۔

سبت والے دن 13 کی بجائے صرف ایک پڑھی جاتیں ہیں جو اس دن کے حوالے سے ہوتی ہے جس کو Sacred Nature of the day کہتے ہیں۔عمیدہ نماز کا اہم حصہ ہے اور یہ اس وقت پڑھی جاتی ہے جب نماز پڑھنے والا کھڑا ہوتا ہے اس میں تین حصے ہیں پہلے حصے میں خدا کی تعریفوں پر مشتمل ہوتا ہے اور آخری حصہ میں خدا کا

---

1 ۔ استثنا، 6 : 8۔

2۔The Sefaria Library,Book,Talmud Bavil, Berakhot,Chapter09, 60B:06

3 ۔ خان، محمد یوسف، تقابل ادیان، ص:191۔

4۔https://ur.wikipedia.org/wiki/عمیدہ

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ اور درمیان کا حصہ جس میں 13 دعائیں ہوتی ہیں وہ وقت کے ساتھ بدل جاتیں ہیں۔ نماز کے دوران عمیدہ کی تلاوت شروع میں خاموشی سے کی جاتی ہے جو کہ گنہگار کے لیے بغیر کسی شرمندگی کے معافی مانگنے کا ایک موقعہ ہوتا ہے۔ پڑھنے والے اس کو اونچی آواز میں دہراتے ہیں۔ یہود کی کوئی عبادت عمیدہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔[1] عمیدہ دن میں تین بار پڑھی جاتی ہے اس کو مضبوط پاؤں کے ساتھ کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے جب کہ پڑھنے والے کا منہ یروشلیم کی طرف ہوتا ہے۔

شیماع

سن اے اسرائیل (یہود اس دعا میں پوری قوم اسرائیل کو پکارتے ہیں)

شیماع صبح اور شام کی نماز کا حصہ ہے۔

استثنا باب 6 آیت 4 تا 9 کا پہلا لفظ ہے جس کا اردو ترجمہ تو سن کیا گیا ہے اسے حرف عام میں کلمہ شیماع بھی کہا جاتا ہے یہ ہمیشہ ہی سے یہودی اور مسیحی ایمان کی بنیاد رہا ہے۔ یہودیت میں یہ روزانہ دعاوں میں دوبار پڑھی جاتی ہیں اور والدین پر فرض ہے کہ وہ ہر رات کو سونے سے پہلے اپنے بچوں کو یہ آیات سکھائیں۔ اہل یہود نے ان میں اضافہ کر کہ تین حسوں میں تقسیم کیا ہے جس کا پہلا حصہ استثنا باب 6 آیت 4 تا 9 دوسرا استثنا باب 11 آیت 11 تا 13 اور تیسرا حصہ گنتی باب 15 آیت 37 تا 41 ہے۔[2]

شیماع کا مطلب یہودی عبادت میں سننے اور گواہی دینے کے ہیں۔ اگر یہودی اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو وہ تمام یہودی قوم کو پکارتا ہے تاکہ وہ توحید کی گواہی دیں اور اگر وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہے تو پکارنے والا باقی جماعت کو پکار کر توحید کی گواہی کا تقاغا کرتا ہے۔

شیماع ایک حکم ہے یہ یہودیت کی اہم دعا ہے جو کتاب اشتنسا میں ہے اس کے متعلق تورات میں حکم ہے کہ اسکو لیٹ جانے اور اٹھ کھڑے ہونے پر پڑھو۔ یہودی والدین ہر رات سونے سے قبل اپنی اولاد کو یہ آیتیں سکھاتے ہیں۔

شیماع ایک کلام یا حکم ہے جو صبح اور شام کی نماز میں پڑھا جاہے یہ کتاب اشتنا کا حصہ ہے شیماع توحید کی گواہی کے لیے یہود کے ہاں بولا جاتا ہے اسکو وہ لیٹتے اور اٹھ کھڑے ہونے پر پڑھتے ہیں راسغ العقیدہ یہودی یہ چاہتے ہیں کہ مرتے وقت ان کے لبوں پر شیماع کا لفظ ہو۔[3]

دوپہر کی نماز اس کو منخا کہا جاتا ہے اس میں آمیدہ پڑھی جاتی ہے اور تہواروں پر جن منخا کا وقت آتا ہے تو اس وقت تورایت کا جز بھی پڑھا جاتا ہے۔[4] یہود عام طور پر دن بھر زبور کی تلاوت کرتے رہتے ہیں۔ یہودی دن بھی میں زبور کی تلاوت بھی کرتے رہتے ہیں جس میں جو اکثر 121 اور 130 نظموں کی تلاوت کی جاتیں ہیں۔[5] صبح دوپہر اور شام کے کھانوں کے لیے بھی یہود عبادت کا اہتمام کرتے ہیں اور خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ جیسے

روزانہ کا کھانا

یہودی کھانا کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھونا ضروری سمجھتے ہیں۔

When one eats that kind of bread, the blessing for which is "Who bringest forth bread from the earth", he must wash his hands before and after the meal. Even if it is unconsecrated bread and his hands are free from dirt and he is not aware of any uncleanliness attaching to them, he should not eat till he has washed his hands. Similarly any food that is dipped in liquids requires previous washing of the hands.[6]

اور ہاتھوں کو دھوتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں۔

1۔ https://www.britannica.com/topic/amidah

2۔ خان، حنین وقاص، شیماع، مکتبہ جی، وی، ایس۔ (https:// www.facebook.com/GoldenVerses)

3۔ https://www.britannica.com/animal/shama

4۔ https://www.britannica.com/topic/minhah

5۔ https://www.aish.com/jl/jewish-law/daily-living/14-The-Daily-Prayer-Services.html

6۔ Mishneh Torah, Blessings, Chapter, 06:01 The Sefaria Library, Book Halakhah, 2۔

When he washes his hands, he recites, "Who hast sanctified us by Thy commandments and given us a command concerning the washing of the hands"[1]-

یہود جب کوئی کھانا کھاتے ہیں تو وہ دعا کرتے ہیں مثلاً

WINE

اس سے مراد خاص شراب یا انگوروں کا جوس ہے جب خاص موقع پر اس کا استعمال کیا جاتا ہے تو یہود مندرجہ ذیل دعا کرتے ہیں۔

Blessed are you ,Lord our God King of the Universe , Who creates the fruit of the vine.

BREAD

اس سے مراد روٹی ہے۔ جو آٹے اور پانی سے مل کر بنائی جاتی ہے، یہودی جب اس کا استعمال کرتا ہے تو یہود مندرجہ ذیل دعا کرتے ہیں۔

Blessed are you ,Lord our God King of the Universe , Who Brings forth bread from the earth.

MEZONOT

اس سے مراد ایسا کھانا ہے جو گندم سے بنتا ہے۔ مگر وہ روٹی نہیں ہوتی مثلا کیک، پیسٹری اور دوسری گندم کی مصنوعات وغیرہ۔ یہودی جب اس کا استعمال کرتا ہے تو یہود مندرجہ ذیل دعا کرتے ہیں۔

Blessed are you ,Lord our God King of the Universe , Who creates various kinds of sustenance.

FRUITS

اس سے مراد ایسے پھل اور خشک میوہ جات جو درختوں پر لگتے ہیں جب کہ جو زمین کے قریب اگنے والے پھل جیسے خربوزہ، تربوز، مونگ پھلی، سٹوبری وغیرہ اس میں شامل نہیں۔ یہودی جب اس کا استعمال کرتا ہے تو یہود مندرجہ ذیل دعا کرتے ہیں۔

Blessed are you ,Lord our God King of the Universe , Who creates the fruit of the tree.

VEGETABLES

اس سے مراد اسے پھل اور اشیاء شامل ہیں جو مندرجہ بالا پھلوں کی اقسام میں شامل نہیں ہوتی۔ یہودی جب اس کا استعمال کرتا ہے تو یہود مندرجہ ذیل دعا کرتے ہیں۔

Blessed are you ,Lord our God King of the Universe , Who creates the fruit of earth.

SHE-HAKOL

اسے سے مراد اسی تمام اشیاء ہیں جو جانوروں سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہودی جب اس کا استعمال کرتا ہے تو یہود مندرجہ ذیل دعا کرتے ہیں۔

Blessed are you ,Lord our God King of the Universe ,by whose word all things came to be.[2]

3۔ مغرب کی نماز اس کو معاریب کہا جاتا ہے۔ اس میں شماع اور آمیدہ پڑھی جاتی ہے۔[3]

یوم السبت اور یوم کپور کی عبادات

سبت

یہود یوم سبت کے شروع میں اپنے ہاتھ اور پاؤں طہارت کے حصول کے لیے دھوتے ہیں۔

Washing hands and feet - in the evening, Shabbat night.[4]

یہودیوں کے یہاں سبت کی تعطیل بڑی اہم ہے۔ یہ رخصت جمعہ کے دن غروب آفتاب سے شروع ہو کر ہفتہ کے دن ستاروں کے نمودار ہونے پر ختم ہو جاتی ہے۔ راسخ العقیدہ یہودی اس روز دنیاوی کاموں کے نزدیک بھی نہیں جاتے بلکہ عبادت و مراقبہ میں مشغول رہتے ہیں۔[5]

1۔ Halakhah, Mishneh, Torah, prayer and the priestly blessings,Chapter, 07:04 ، The Sefaria Library,Book3

2۔ https://www.myjewishlearning.com/article/blessings-for-food-drink/

3۔ https://www.britannica.com/topic/maarib

4۔ The Sefaria Library,Book,Talmud Bavil, Shabbat ,Commentary,Rashi , Daf 25b:03

5۔ احمد دیدایت، شیخ، یہودیت، عیسائیت اور اسلام، ص: 118۔

یوم سبت کو صبح کی نماز کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔(1) یہ حصہ شحریت صبح کی نماز کا ہوتا ہے یہ یوم سبت اور روز مرہ صبح کی عبادات شامل ہوتیں ہیں۔ نماز صبح کی دعائیں، اس میں خدا کی تعریف، شیماع، آمیدہ کی دعائیں پڑھی جاتیں ہیں۔(2) اس حصہ میں توارایت کی تلاوت کی جاتی ہے۔(3) اس حصہ کو موساف کہتے ہیں اس میں دن کے حوالے سے دعائیں پڑھی جاتیں ہیں، آمیدہ اور اختیامی دعائیں پڑھی جاتیں ہیں۔[1]

یہودیوں کے ہاں ہفتہ کے دن کی تعطیل بہت اہم خیال کی جاتی ہے اس دن کو یوم السبت کہا جاتا ہے۔ سبت کا حکم موسوی شریعت کے اہ،ترین حصہ احکام عشرہ میں موجود ہے اس کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ خداوند نے کائنات بناتے ہوئے ساتویں دن آرام کے لیے مختص کی تھا اسی لیے اس دن کام کاج نہیں کرنا چاہیے۔ سبت جمعہ کے دن غروب آفتاب سے ہفتہ کے دن ستاروں کے نظر آنے تک رہتا ہے۔ اس دن یہودی ایک جشن مناتے ہیں جس میں سبھی یہودیوں کی شرکت ضروری ہوتی ہے اسی لیے اس دن عام تعطیل کی جاتی ہے راسخ العقیدہ یہود سارا دن عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔[2]

یوم کپور

یہودی اپنے کیلنڈر کے دسویں دن یوم کپور مناتے ہیں۔ اور اس دن روزہ بھی رکھتے ہیں۔ یہ روزہ یوم کپور کی شام سے شروع ہو کر اگلے دن شام تک جاری رہتا ہے۔ اس دن کا مقصد سال بھی کے گناہوں سے توبہ کرنا اور آئندہ سال نیکیاں کرنے اور گناہوں سے پرہیز کرنے کا ارادہ کرنا ہے۔ یوم کپور کا دن اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کا آخری موقع ہوتا ہے جس میں یہود اپنے سال بھی یا گزری ہوئی زندگی کے گناہوں کی توبہ کرتا ہے۔

یوم کپور والے دن یہودی کھانے پینے اور ازدواجی تعلقات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس دن تمام یہودی سنا گاگ یا گھر میں رہ کر عبادت کرتے ہیں عبادت کے دوران یہودی تورات، عمیدہ، شیماع اور دوسری دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔ یوم کپور کی شام کو یہودی اپنے دوستوں اور رستوں داروں سے مانگنے جاتے ہیں اور جن دوستوں رستہ داروں کا انتقال ہو چکا ہوتا ہے ان کے لیے بھی دعائیں مانگی جاتیں ہیں۔ یوم کپور کے موقع پر جو نماز ادا کی جاتی ہے اسکو نیئیلاہ کہا جات ہے اس کو یوم کپور کے آخری وقت ادا کیا جاتا ہے جس میں اپنے گناہوں کی توبہ کی جاتی ہے اس میں عمیدہ اور مختلف دعائیں مانگی جاتیں ہیں۔[3]

یہودی کی نماز کا طریقہ

یہود کو نماز کے بلانے کے لیے سنگ کا استعمال کیا جاتا ہے تا کہ لوگ سینا گاگ میں آکر باجماعت نماز پڑھ سکیں۔ اس کے بعد وہ خود کو پاک کرنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو دھوتے ہیں۔

یہود نماز کے لیے اپنے ہاتھوں کو تین بار دھوتے ہیں۔ یہود جب صبح اٹھتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے ہاتھوں کو کلائیوں تک دھوتے ہیں تا کہ طہارت حاصل کر سکیں۔ کچھ یہودی اپنے ہاتھوں، منہ اور پاؤں کو بھی دھوتے ہیں۔ یہ ان کے نزدیک وضو ہے۔

However, if so, say the latter clause of the mishna: On a Festival, the legal status of the water is like that of water that was heated by fire on a Festival, and it is prohibited for bathing and permitted for drinking. Even on a Festival, washing one's face, hands, and feet is prohibited with this hot water. If so, let us say that we learned the unattributed mishna in accordance with the opinion of Beit Shammai. As we learned in a mishna, Beit Shammai say: A person may not heat water for his feet on a Festival unless it is also fit for drinking, and Beit Hillel permit doing so. According to Beit Hillel, it is permitted to heat water on a Festival for the purpose of washing one's feet. According to the proposed interpretation of the term bathing in the mishna, as referring to washing one's face, hands, and feet, our mishna is in accordance

---

1-Rabbi Yechezkel korn feld ,Shabbat Prayer Book Guide, Mercer Island, Washington,2016, PP.8,9,

2 ۔ شارق، محمد، اسلام اور مذاہب عالم، علوم اسلامیہ پروگرام، ماڈیول WR01، ص: 44، 43۔
(http://www.islamic-studies.info/)

3-https://www.britannica.com/topic/Yom-Kippur

حرف وسخن
HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

with the opinion of Beit Shammai. This is problematic, as the halakhic opinion of Beit Shammai is rejected and only rarely cited in an unattributed mishna.[1]

موسیٰ نے اپنے پاؤں دھوئے۔

اوراس نے حوض کو خیمہ اجتاع اور مذبح کے بیچ میں رکھ کر اس میں دھونے کے لئے پانی بھر دیا۔ اور موسیٰ اور ہارون اور اسکے بیٹوں نے اپنے اپنے ہاتھ پاؤں اس میں دھوئے۔ جب جب وہ خیمہ اجتماع کے اندر داخل ہوتے اور جب جب وہ مذبح کے نزدیک جاتے تو اپنے آپ کو دھو کر جاتے تھے جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم کیا تھا۔[2]

نماز کے لیے یہود ھیکل سلیمانی کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے ہاتھوں کو سینے پر باندھ لیتا ہے اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے یہودی صبح اور شام کی نماز میں عمیدہ اور شیماع کو پڑھتے ہیں جب کہ دوپہر کی نماز میں صرف عمیدہ کو پڑھا جاتا ہے ہر نماز میں عمیدہ کی 18 (Blessing) پڑھی جاتیں ہیں جن میں پہلی اور آخری تین تین Blessing نہیں بدلتی جب کہ درمیان والی 13 Blessing وقت اور تہوار کے مطابق بدلتی رہتی ہیں۔اس کے بعد پہلی (Blessing) کے شروع میں سجدہ کرتا ہے سجدہ کرتے ہوئے وہ ہر دفعہ Barook کہتے ہوئے سجدہ کے لیے جھکتا ہے اور Ataaa کہتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں (یہود ہر نماز میں چار سجدے کرتے ہیں اور جو سجدہ نہیں کر سکتے وہ صرف اپنے سر کو جکا لیتے ہیں) جب کہ Adonoi کہتے ہوئے دوبارہ کھڑے ہو جاتے ہیں اسی طرح دوسرا سجدہ پہلی (Blessing) کے آخر میں آتا ہے۔ تیسرا سجدہ 18 (Blessing) کے شروع میں آتا ہے۔چوتھا سجدہ 18 (Blessing) کے آخر میں آتا ہے۔[3]

سجدے میں گھٹنوں کو خم دے کر سجدہ کیا جاتا ہے (یہودی اپنی نماز میں رکوع نہیں کرتے) جو لوگ نماز کے دوران سجدہ نہیں کر سکتے وہ صرف کھڑے اپنے سر کو جھکا لیتے ہیں۔ آخری سجدہ کے بعد یہودی کھڑے نہیں ہوتے بلکہ جھکے ہوئے ہی اپنی نماز والی جگہ سے تین قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں پھر پہلے اپنے بائیں اور پھر دائیں طرف Shalom کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے ہیں اور پھر زمین پر بیٹھ کر اوندھے منہ زمین پر لیٹ جاتے ہیں۔اور اپنے ہاتھوں کو پھیلا لیتے ہیں۔اور اختیامی دعائیں مانگتے ہیں۔
اگر کوئی ایسا نہیں کر پاتا یا وہ لیٹ نہیں سکتا تو وہ بیٹھ کر یہ دعائیں مانگ سکتا ہے۔ پھر وہ بیٹھ کر اور زبور کی یہ آیت تلاوت کرتے ہیں۔
مبارک ہے وہ جو تیرے گھر میں رہتے ہیں وہ سدا تیری تعریف کریں گے۔[4]

نماز میں حالت سکون

یہودیوں کو نماز کی حالت میں پر سکون رہنے کی ہدایت ہے تا کہ وہ خدا کا شکر ادا کر سکیں اور کوئی چیز بھی اس دوران ن کی راہ میں حائل نہ ہو۔اگر کوئی سانپ بھی دوران عبادت کے دوران انکی ٹانگوں سے لپٹ جائے تو وہ اپنی عبادت جاری رکھے۔

if the king greets him, he should not respond to him; and even if a snake is wrapped on his heel, he should not interrupt his prayer. [5]

سواری پر عبادت

اگر کوئی یہودی سواری پر جا رہا ہے اور نماز کا وقت ہے تو اس چاہیے کہ سواری رک کر نماز ادا کرے اگر وہ ایسا نہیں کر سکتا اور تو سوار کی حالت میں ہی نماز ادا کر سکتا ہے۔
One who was riding on a donkey should dismount and pray. Only in exigent circumstances may he pray while riding, focusing his heart toward Jerusalem and the Holy of Holies. The Sages taught in a *Tosefta*: One who was riding on a donkey and the time for prayer arrived, if he has someone to hold onto the donkey, he should dismount and pray. If not, he should sit in his place atop the donkey and pray. Rabbi Yehuda HaNasi says: In any case, whether or not there is someone to hold onto the donkey, he should sit in his place atop the donkey and pray, as his mind will not be calm. Since he is hurrying to arrive at his destination, the need to

1۔ The Sefaria Library,Book,Talmud Bavil , Shabbat,Chapter 03, 39B:03 ۔

2۔ خروج ، 32 : 30 ۔ 40۔

3۔ https://www.aish.com/jl/jewish-law/daily-living/14-The-Daily-Prayer-Services.html

4۔ زبور،84:04۔

5۔ The Sefaria Library,Book,Talmud Bavil , Berakhot, Chapter05, 30B:14 ۔

dismount the donkey, stand in prayer, and remount the donkey would delay his journey, and the delay is likely to interfere with his concentration during prayer. [1]

سفر یا حالت خوف میں عبادت

اگر کوئی شخص خطرناک علاقے سے گزر رہا ہے تو وہ چھوٹی نماز پڑھ سکتا ہے۔

Rabbi Eliezer says: if a man makes his prayers fixed, it is not [true] supplication. Rabbi Joshua says: if one is traveling in a dangerous place, he says a short prayer, saying: Save, O Lord, Your people the remnant of Israel. In every time of crisis may their needs be before You. Blessed are You, O Lord, who hears prayer[2].

بیماری کی حالت میں عبادت

یہود اگر بیمار ہو جائیں تو اپنے لیے ایک خاص نماز پڑھے گا جس میں اپنے لیے خاص Blessing مانگے گا۔

Similarly, Rav Ḥiyya bar Ashi says that Rav says: Although the Sages said that a person requests his own needs in the blessing ending: Who listens to prayer, if he has a sick person in his house he recites a special prayer for him during the blessing of the sick. And if he is in need of sustenance, he recites a request during the blessing of the years.[3]

رات کو سوتے وقت کی عبادت

تالمود کے مطابق رات کو سونے کے بعد ان کی روح رات کو جنت میں چلی جاتی ہے اس لیے رات کو سونے سے پہلے یہودی شیماع کا پہلا حصہ، تورات کے کچھ الفاظ اور بعض لوگ زبور بھی پڑھتے ہیں۔[4]

یہودی والدین ہر رات سونے سے قبل اپنی اولاد کو یہ آیتیں سکھاتے ہیں۔ صبح ہاتھوں کو دھونے لیے ایک میز پر جو ان کے بستر کے قریب ہوتا ہے، ایک کپ پانی اور خالی برتن رکھ کر سوتے ہیں تاکہ صبح اٹھتے ہی اپنے ہاتھوں کو دھویا جا سکے۔

خلاصتہ البحث

عبادت کا مطلب بندگی ہے یا ایک ایسا طریقہ کار ہے جس سے انسان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں ان سب میں عبادت کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ عبادت کا طریقہ کار مختلف مذاہب میں مختلف ہو سکتا ہے۔ دین یہودیت میں بھی عبادت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہودیت کی کتاب مثناء میں یہود کی روزمرہ عبادات کا ذکر ہے ان کو ادا کرنا ہر یہودی کے لیے ضروری ہے اس کے علاوہ یہودی اپنی مذہبی رسم ورواج کی پابندی کرتے ہیں۔ ان میں کوتاہی ایک یہودی کے لیے بڑے گناہ کا باعث بن سکتا ہے۔ اس لیے یہودیوں کے نزدیک ان کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت ہے۔ ایک یہودی صبح اٹھنے سے لیکر رات سونے تک جو بھی عمل کرتا ہے اس کے لیے وہ مختلف دعائیں پڑھنا ان کے نزدیک ضروری ہیں، جن میں صبح اٹھنا اور صبح کی عبادت کے لیے خاص لباس کا پہننا، کھانے کے وقت دعا کرنا، تین وقت کی صلوٰۃ پڑھنا، تورایت کی تلاوت کرنا اور رات کو سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنا۔ ان دعاؤں میں عمیدہ اور شیماع کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ اس لیے ایک یہودی اپنی عبادت خاص کر صبح، سبت اور یوم کپور کی اجتماعی عبادات کے لیے سنیا گاگ کا رخ کرتے ہیں تاکہ ان کی قوم مضبوط ہو سکے۔

مصادر ومراجع

1. القرآن

1۔ ایضاً،30A:06۔

2۔ The Sefaria Library,Book Mishnah Berakhot, Chapter 04:04۔

3۔ The Sefaria Library,Book,Talmud Bavil, Avodah Zarah,Chapter01, 8A:03

4۔ https://www.aish.com/jl/jewish-law/daily-living/14-The-Daily-Prayer-Services.html

2. بائبل مقدس

3. ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 1956۔

4. احمد دیدایت، شیخ، یہودیت، عیسائیت اور اسلام، عبد اللہ اکیڈمی، لاہور، 2010۔

5. الزبیدی، محمد مرتضٰی، تاج العروس، المطبعۃ الخیریۃ، مصر، 1889 ۔

6. بدایونی، عبد الحامد، محمد، فلسفہ عبادت اسلامی، ادارہ پاکستان شناسی، لاہور، 2010۔

7. پولانو، ایچ، تالمود، (مترجم سٹیفن بشیر) مکتبہ عناویم، گوجرانوالہ، 2003۔

8. حدوئی، محمود الرشید، مطالعہ مذاہب، مکتبہ آب حیات، لاہور، 2005۔

9. خان، حنین وقاص، شیماع، مکتبہ جی، وی، ایس۔

10. خان، محمد یوسف، پروفیسر، تقابل ادیان، بیت العلوم، لاہور، 2006۔

11. خیر اللہ، ایف، ایس، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ، لاہور، 2016۔

12. دی انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن، نیویارک / لندن، 1987، جلد 15۔

13. ذاکر نائیک، ڈاکٹر، عبد الکریم، نماز اور جدید سائنس، (مترجم انجم سلطان شہباز) بک کارنر شوروم، جہلم، 2008۔

14. راغب اصفہانی، ابو قاسم، مفردات القرآن، (مترجم محمد عبدہ)، اسلامی اکیڈمی، لاہور، 2005۔

15. سیوطی، جلال الدین، علامہ، الاتقان فے علوم القرآن اردو، مکتبہ العلم، لاہور، 2005۔

16. شارق، محمد، اسلام اور مذاہب عالم، علوم اسلامیہ پروگرام، ماڈیول WR01۔

17. صدیقی، مظہر الدین، محمد، اسلام اور مذاہبٔب عالم، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور، 2014۔

18. علوی، خالد، ڈاکٹر، اسلام کا معاشرتی نظام، الفیصل، لاہور، 2004۔

19. عمید، حسن، استاد، فرہنگ فارسی عمید، راہ شد، تہران، 1969۔

20. کوگان، مائیکل و دیگر دنیا کے قدیم وجدید مذائب (مترجم طاہر منصور فاروقی)، تخلیقات، لاہور، 2016۔

21. مودودی، ابوالاعلیٰ، مولانا، یہودیت قرآن کی روشنی میں، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 2000۔

22. Collier ,Crowell , Macmillan, Collier's Encyclopedia, P.F.Collier & son Company,New York.

23. Geoffrey Wigoder, Fern Seckbach ,Encyclopedia Judaica, Judaica Multimedia, 1997.

24. Harry Emerson Fosdick, The Meaning of prayer, University of Michigan Library ,USA, 2009.

25. Rabbi Yechezkel korn feld ,Shabbat Prayer Book Guide, Mercer Island, Washington,2016.

ویب سائٹس

1. https://ur.wikipedia.org/wiki/نمازیہودیت / شحریت

2. https://ur.wikipedia.org/wiki/عمیدہ

3. https://www.aish.com/jl/jewish-law/daily-living/14-The-Daily-Prayer-Services.html

4. https://www.britannica.com/topic/amidah

5. https://www.britannica.com/animal/shama

6. https://www.britannica.com/topic/maarib

7. https://www.britannica.com/topic/minhah

8. https://www.britannica.com/topic/shaharith

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.1 2024

https://www.britannica.com/topic/Yom-Kippur .9

https:// www.facebook.com/GoldenVerses .10

http://www.islamic-studies.info/ .11

https://www.myjewishlearning.com/article/blessings-for-food-drink/ .12

http://www.religionfacts.com/tallit .13

http://www.religionfacts.com/tefillin .14

https://www.sefaria.org/texts .15